روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۲ / ۳۹ | جمعرات ۵ شوال ۱۴۰۹ھ، الہجرت ۱۳۶۸ہش، ۱۱ مئی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کیمطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لحہ تائید و نصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہو گیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آگئی ہے اور پاکیزگی کم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان ہے پھر مستحکم کرے گا اور گم شدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے گی۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۲۸۶)

" جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کیلئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے۔ جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسا اوقات لوگوں کے دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مر جاتے ہیں۔ تو پھر خوف الٰہی کا اثر کیونکر نہ ہو۔ چاہیئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کریں جو انہیں میں سے نکل کر چلے گئے۔ لوگوں کی صحت کے ایام یونہی غفلت میں گزر جاتے ہیں۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ خوفِ الٰہی دل پر غالب رہے۔ جب تک انسان طول امل کو چھوڑ کر اپنے پر موت وارد نہ کرے تب تک اس سے غفلت دور نہیں ہوتی۔ چاہیئے کہ انسان دعا کرتا رہے۔ یہاں تک کہ خدا اپنے فضل سے نور نازل کر دے۔ جو یندہ یابندہ۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۲۹۶)

" بعض اشیاء میں نہاں در نہاں ایک ظلّ اصلی شے کا آجاتا ہے۔ وہ شے طفیلی طور پر کچھ حاصل کر لیتی ہے۔ مثلاً راگ اور خوش الحانی۔ لیکن دراصل سچی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوا اور کسی شے میں نہیں ہے۔ اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ دوسری چیزوں سے محبت کرنے والے آخر اپنی حالت سے توبہ کرتے اور گھبراتے اور اضطراب دکھاتے ہیں۔ مثلاً ہر ایک فاسق اور بدکار سزا کے وقت اور پھانسی کے وقت اپنے فعل سے پشیمانی ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو ایسی استقامت عطا ہوتی ہے کہ وہ ہزار ایذائیں دیئے جائیں۔ مارے جائیں۔ قتل کئے جائیں وہ ذرہ جنبش نہیں کھاتے۔ اگر وہ شئے جو انہوں نے حاصل کی ہے اصل نہ ہوتی اور فطرتِ انسانی کے ٹھیک مناسب نہ ہوتی تو کروڑوں موتوں کے سامنے ایسے استقلال کے ساتھ وہ اپنی بات پر قائم نہ رہ سکتے۔ یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ فطرت انسانی کے نہایت ہی قریب یہی بات ہے جو ان لوگوں نے اختیار کی ہے اور کم از کم بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمیوں نے اپنے سوانح سے اس بات کی تصدیق پر مہر لگادی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۲۹۷)

" یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں جبتک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے۔ وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۱۶۷)

مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب کی صاحبزادی مکرمہ امۃ النصیر کے نکاح کا اعلان مکرم عزیزم مسعود احمد صاحب ابن مکرم نور احمد صاحب محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے مورخہ ۲۱ مارچ بروز بدھ خاکسار نے مکرم عبدالحمید صاحب کے گھر واقعہ مسعود آباد کراچی پڑھا۔

طرفین کے ایجاب و قبول کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ تمام احباب جماعت سے اس رشتہ کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حافظ محمد صدیق۔ مربی سلسلہ
۴/۱۳ ماڈل کالونی۔ کراچی

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز منصور احمد ملک بی ایس سی مقیم مغربی جرمنی کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام نبیلہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ بچی کی صحت اور خادمۂ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک محمد عبداللہ
دارالرحمت وسطی ربوہ

★ محترمہ سیدہ منیرہ ظہور صاحبہ بوجہ لو بلڈ پریشر بیمار ہیں۔

★ مکرم منصور احمد صاحب ورک آف گوجرانوالہ کے بھتیجے عزیز قمر الزمان ورک کے ناک کا اپریشن جرمنی میں ہو رہا ہے۔

★ مکرم خالد نصیر الدین صاحب (اسلام آباد) ابن کرنل ڈاکٹر محمد رمضان صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں اور علاج کیلئے امریکہ جا رہے ہیں۔

★ مکرم شیخ محمد سلیمان صاحب ابن شیخ محمد رمضان صاحب نیو جرسی امریکہ میں دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱ ہجرت ۱۳۶۸ ہش — ۱۱ مئی ۱۹۸۹ء

تہنیتی پیغام

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا عید الفطر کے موقع پر پیغام الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے۔ ہم اپنے اداریتی کالموں میں حصول برکت کے لئے اسے دوبارہ شائع کر رہے ہیں اور احباب سے گزارش کرتے ہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ اس بات کی کوشش کریں کہ ہر لحاظ سے حضور انور کی توقعات پر پورا اتریں اور حضور کی آنکھوں کو ہمیشہ ٹھنڈی رکھنے کا اہتمام کریں۔ ہماری اچھائیاں اور ہمارے اخلاق کی بلندی حضور کو مرغوب خاطر ہے اور یہی بات حضور ہر سے چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور کی دعاؤں کا ہم سب کو مستحق بنائے اور ہمارے حق میں تمام دعاؤں کو قبول فرمائے ہم خود بھی یہ دعا کریں کہ اے خدا ہمارے امام جو دعائیں ہمارے لئے کرتے ہیں۔ اور ساری دنیا کے لئے کرتے ہیں انہیں قبول فرما حضور انور کے پیغام کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے رمضان المبارک کی عید الفطر کے بابرکت موقع پر پاکستان کے احمدی احباب کے لئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام تہنیت:

"میری طرف سے پاکستان میں بسنے والے سب احمدی بہن بھائیوں بچوں بڑوں اور چھوٹوں کو محبت بھرا سلام اور احمدیت کی دوسری صدی کی پہلی عید مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر لحظہ حفاظت فرمائے اور آپ کی طرف سے میری آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی یہ عید مبارک فرمائے جو محض اس کی رضا کی خاطر طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنائے گئے اور انسانی حقوق سے محروم کئے گئے اور ان سب کے لئے بھی جو اپنے مظلوم بھائیوں کی تکلیف کی وجہ سے شدید دکھ میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ سچائی کی آخری اور عالمگیر فتح کے لئے ہمیں ذریعہ بنائے اور اپنی رضا کی دائمی عید نصیب فرمائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے الفاظ میں سب کو عید مبارک ہو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"مبارک و مبارک، آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں

اَجْرُكَ قَائِمٌ وَ ذِكْرُكَ دَائِمٌ"

خدا حافظ والسلام۔ خاکسار

مرزا طاہر احمد (امام جماعت احمدیہ)

اک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چلو چلیں
قائم رہیں ہم اپنی ڈگر پر چلو چلیں
ہم ایسے رہبروں کو پکاریں گی منزلیں
زادِ سفر کو لے کے سفر پر چلو چلیں

——— ابوالاقبال

رحمتوں کے دن[1]

محترم ثاقب زیروی صاحب نے عالمگیر احمدیہ جماعت کے ایک جلسہ سالانہ پر درج ذیل نظم خوش الحانی سے سنا کر احباب کو محظوظ کیا تھا۔ اب چند سالوں سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی صورت تو نہیں بنتی لیکن یہ اشعار جلسہ سالانہ کی حسین و جمیل کیفیت قلب و ذہن پر طاری و ساری کر دیتے ہیں۔

نظر نظر میں لئے جان و دل کے نذرانے
طوافِ شمع کو پھر آ گئے ہیں پروانے

جبیں پہ گردِ رہِ عشق، دل میں نور و سرور
ہیں آسمانِ عقیدت پہ آج دیوانے

جہان درد۔ لرزتی ہوئی صداؤں میں
محبتوں کے خزانے۔ دلوں کے کاشانے

وہ لوگ آئے ہیں آنکھوں میں شمع شوق لئے
جنہیں نہ پوچھا کبھی کم نگاہ دنیا نے

زمینِ ربوہ کو سجدوں سے ناپنے کے لئے
مچل رہے ہیں جبینوں میں پاک نذرانے

کس اہتمام سے اک "شمعِ انجمن" کے لئے
وفا کے نور میں ڈوبے ہوئے ہیں پروانے

یہ تین دن بھی عجب رحمتوں کے دن ہونگے
کھلیں گے دیدہ و دل میں گلوں کے پیمانے

شرابِ نور سے دھو لو دل و نظر ثاقب
نصیب ہوں کہ نہ ہوں پھر یہ دن خدا جانے

[1] ایام جلسہ سالانہ

حاصل مطالعہ

ایک صاحب کردار انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ دنوں فقیر سید وحید الدین کی کتاب "انجمن" عاجز کے زیر مطالعہ تھی۔ یہ کتاب برصغیر پاک و ہند کی ۳۴ نامور شخصیات کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ مصنف نے ان شخصیات میں ذاتی طور پر جو کچھ دیکھا، جو کچھ محسوس کیا اور جو اثر اُن سے لیا اسے صفحہ قرطاس پر منتقل کر دیا ہے۔ اور یوں ان شخصیات سے متعلق اپنے تاثرات سے اپنی کتاب انجمن کو سجایا ہے۔ "انجمن" کے اس گلدستہ میں ایک پھول حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی ہیں۔ مصنف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۲۵ سے ۲۳۷ تک حضرت چوہدری صاحب کا ذکر ایک صاحب کردار انسان کی حیثیت میں کیا ہے۔ اور آپ کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات، ملاقاتوں اور محفلوں کا تذکرہ نہایت مختصر مگر دلنشیں انداز میں کیا ہے جسے پڑھنے کے بعد حضرت چوہدری صاحب کی عظیم الشان شخصیت کا سراپا و خدوخال اور آپ کے کردار اور سیرت کا واضح خاکہ سامنے آجاتا ہے۔

ذیل میں حضرت چوہدری صاحب کا تذکرہ من وعن ہدیۂ قارئین ہے۔

قمر داؤد کھوکھر

چوہدری محمد ظفر اللہ خان

ممتاز قانون دان اور بین الاقوامی شہرت کے جج، چوہدری سر ظفر اللہ خان سے میرے ذاتی بلکہ خاندانی مراسم رہے ہیں۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ اُن کا آبائی وطن ہے۔ اُن کے والد بھی نامور وکیل تھے۔ اُنھیں سے میرے بزرگوں کے تعلقات کا آغاز ہوا۔ بعد میں اُن کے چھوٹے بھائی شکر اللہ خان اور عبد اللہ خان میرے گہرے دوست رہے۔

چوہدری صاحب نے بیرسٹری پاس کر کے لاہور میں پریکٹس شروع کی تو رہائش ہمارے آبائی مکانات کے قریب ہی اختیار کی اور چند ابتدائی مقدمات کی پیروی کرنے کے بعد ہی اُنھیں اپنے ہم عصروں میں نمایاں حیثیت حاصل ہو گئی۔ اُس زمانے میں تعلقات محض رسمی بات نہ سمجھے جاتے تھے بلکہ انھیں برادرانہ محبت اور خلوص کا درجہ حاصل تھا۔ مجھے یاد ہے کہ والد مرحوم جن دنوں غیر متوازن اور زائد اخراجات کی وجہ سے مقروض تھے اُنھیں بعض مقدمات بھی لڑنا پڑے۔ چوہدری ظفر اللہ خان بغیر کسی فیس کے، پوری دماغ سوزی اور جانفشانی کے ساتھ اُن کے مقدمات کی پیروی کرتے رہے۔ ایک دوست کی مشکلات سے باخبر رہنا اور فرض سمجھ کر اُس کی اعانت کرنا کردار کی بڑی خوبی ہے اور دوستی کا صحیح مفہوم بھی یہی ہے

اپنی غیر معمولی ذہانت اور خداداد لیاقت کی بنا پر اُن کی پریکٹس بہت جلد چمک گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اُن کا شمار پنجاب ہائی کورٹ کے ممتاز ترین وکلاء میں ہونے لگا۔ کچھ عرصہ بعد پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کا اعزاز حاصل ہو گیا ایک طرف اُن کی خداداد صلاحیتیں تھیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی نگاہ کرم ——

سرکاری منصب یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے جوڑ توڑ اور دوڑ دھوپ، اس فن سے اُن کی طبیعت کو کبھی کوئی مناسبت نہیں رہی منصب اور اعزاز کی اُنہوں نے خود تمنا نہیں کی بلکہ یہ خود اُن کے تعاقب میں رہے حکومت نے پیش کش کی کہ وہ پنجاب ہائی کورٹ کا جج بننا قبول کریں۔ اُنہوں نے یہ پیش کش پسند نہ کی اور شکریے کے ساتھ انکار کر دیا، لیکن جب میاں فضل حسین چند ماہ کے لئے رخصت پر گئے تو چوہدری صاحب نے چھ ماہ تک قائم مقام ممبر، وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔

برصغیر ہند کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے لندن میں یکے بعد دیگرے جو تین راؤنڈ ٹیبل کانفرنسیں ہوئی اُن سب میں اُنہوں نے ہندوستان کی نمائندگی کی اور بنیادی اہمیت کے مسائل کی ترجمانی کا حق اپنے ضمیر کے اطمینان کی حد تک نمایاں طور پر ادا کیا۔

برطانوی ہند کے وائسرائے کا دستور تھا کہ مہینے میں ایک مرتبہ اپنی ایگزیکٹو کونسل کے کسی ہندوستانی ممبر کے ہاں ڈنر کھانا قبول کرتا۔ اس طرح ایک تو حکومت اور ممبروں کے درمیان روابط مضبوط ہوتے اور دوسرے اِسے اُس ہندوستانی ممبر کی عزت افزائی سمجھا جاتا۔

جب چوہدری ظفر اللہ خان کی باری آئی تو اُنہوں نے وائسرائے سے کہا کہ میرے ہاں ڈنر کی بجائے لنچ قبول کیا جائے تو زیادہ موزوں ہو گا۔ ساتھ ہی وجہ بیان کی کہ۔

"رات کے کھانے پر شراب پیش کرنا میزبان کے فرائض میں شامل سمجھا جاتا ہے اور میرے گھر میں یہ چیز مہیا نہیں ہو سکتی۔"

وائسرے نے چوہدری صاحب کی معذرت کا مقصد سمجھ لیا۔ اور رات کے کھانے کی بجائے دن کے کھانے کی بات طے پا گئی۔ یہ بات بظاہر معمولی ہے، لیکن جو لوگ مصلحتوں کے لئے آناً فاناً اصول قربان کر ڈالتے ہیں اُن کے لئے عبرت کے پہلو سے خالی نہیں۔

دیرینہ تعلقات کو وضعداری کے ساتھ قائم رکھنا، ہر ملاقاتی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا اور مختصر سی گفتگو سے مخاطب پر اپنی شخصیت اور بالغ نظری کا نقش قائم کر دینا اُن کے اخلاق و کردار کی قابل ذکر مثالیں ہیں۔ یہ مثالیں اس اعتبار سے اور بھی دلچسپ ہے کہ اُن سے ملنے والا خواہ کسی علمی استعداد اور ذہنی سطح کا آدمی ہو، موصوف خوش خلقی کے باعث اُسے کسی احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونے دیتے۔ گفتگو کرتے وقت تفنن اور بذلہ سنجی کا جو بھی موقع مل جائے اُسے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جن دنوں چوہدری صاحب پاکستان کے وزیر خارجہ تھے، ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کراچی آئے۔ یہاں اُن کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ میں بھی اس میں شریک تھا دعوت سے چند روز پیشتر چوہدری صاحب نے مجھے پیغام بھیجا کہ پنڈت نہرو کی واپسی پر میں چند روز کیلئے لاہور جاؤں گا۔ اس موقع پر تمہاری موٹر میری سواری میں رہے گی۔ چنانچہ میں نے لاہور ٹیلیفون کر کے فوراً ہدایت کر دی دعوت استقبالیہ میں چوہدری صاحب سب مہمانوں سے ملتے ملاتے میری طرف بھی آئے اور ہنس کر فرمایا

"بھائی! تمہیں میرا کام یاد ہے؟"

میں نے عرض کیا۔

"بھلا باپ کا حکم بیٹا کبھی بھول سکتا ہے"

اُن کے سامنے میرا ماضی بھی تھا، والد مرحوم کی زندگی بھی،

فوراً مسکرائے اور کہا۔

"میاں! اگر اس طرح میرا حکم مانو گے، جس طرح اپنے باپ کا حکم مانتے تھے تو میرا کام ہو چکا۔ ہاں، اگر اس طرح مانو گے، جس طرح میری بات وہ مانتا تھا تو یقیناً ہو جائے گا"

اس جملے پر حاضرین نے، جن میں میرے بعض عزیز بھی شامل تھے اس زور کا قہقہہ لگایا کہ سب مہمانوں کی نظریں ہماری طرف اُٹھ گئیں۔

جوانی کے جذباتی دور میں ایک دفعہ چوہدری صاحب کے سامنے برسبیل تذکرہ میرے منہ سے نکل گیا کہ میکالے کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ اس کے بعد مجھے میکالے کے وہ ایک جملے ازبر تھے وہ حرف بحرف سنا دیئے۔ عنفوان شباب کا عالم تھا۔ فکر کی پختگی حاصل نہ تھی۔ اس موقع پر میں نے لفظ بلفظ جو فقرے سنائے، اس میں ایک طرح اپنی قابلیت کا اظہار مقصود تھا۔ یہ کمزوری لوگوں میں عام نظر آتی ہے۔ میں اپنے آپ کو اس سے بالا تر نہ رکھ سکا۔

چودھری صاحب میری کوشش کی تہہ کو پہنچ گئے اور اس سے لطف بھی اٹھایا، لیکن یہ بات انہیں ہمیشہ یاد رہی —— چنانچہ آج تک جب بھی ملاقات کا موقع ملتا ہے گفتگو کے دوران کسی نہ کسی طور پر میکالے کا ذکر ضرور کر جاتے ہیں —— حتیٰ کہ جب میں نے ۱۹۶۲ء کے آخر میں "روزگار فقیر" شائع کر کے اس کا ایک نسخہ انکی خدمت میں نیویارک بھجوایا تو انھوں نے اس پر اظہار پسندیدگی فرماتے ہوئے مجھے یہ فقرہ لکھا ——

"مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ تم صرف میکالے کے اسکالر نہیں ہو، بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کچھ جانتے ہو"۔

شیخ اعجاز احمد صاحب نے ایک ملاقات کے دوران مجھے یہ دلچسپ واقعہ سنایا کہ جن دنوں علامہ اقبال اپنی شہرۂ آفاق کتاب "پیام مشرق" مرتب فرما رہے تھے، انہیں ایک مقدمے کی پیروی کے سلسلے میں جھنگ جانا پڑا، عجیب اتفاق ہے کہ اُسی مقدمے میں سر عبد القادر اور چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں بھی پیش ہو رہے تھے اور جھنگ جاتے وقت علامہ اقبال کے ہمسفر تھے۔ علامہ مرحوم ریل کے سفر کے دوران سر عبد القادر اور چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں کو "پیام مشرق" کے اشعار سناتے رہے۔ "پیام مشرق" کی پیش کش بحضور اعلیٰ حضرت امیر امان اللہ خاں فرمانروائے افغانستان" میں جہاں علامہ نے پیر مغرب شاعر المانوی (گوئٹے) کا اور اپنا مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا ہے ——

اُو چمن زاد و چمن پروردۂ
من دمیدم از زمین مردۂ!
اُو چو بلبل در چمن فردوس گوش
من بہ صحرا چوں جرس گرم سروش

ہاں انہوں نے مندرجہ ذیل دو اشعار بھی ان دونوں احباب کو سنائے تھے، جو بعد میں کسی وجہ سے "پیام مشرق" میں شائع نہیں ہوئے اور اب صرف چودھری صاحب اور شیخ صاحب کے حافظے میں محفوظ ہیں ——

اُو ز محبوبان عزیز کشورے
من چو یوسف ہندیٔ سوداگرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از غلامی ضعفِ پیری در بدن
از غلامی روح گردد بارِ تن

اس چھوٹے سے واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چودھری صاحب صرف ایک اعلیٰ قانون داں ہی نہیں ہیں، ادب و شاعری سے بھی انھیں گہرا شغف ہے۔ شاید اسی لئے اپنی تحریر اور گفتگو میں اردو اور فارسی کے معیاری اشعار بیان کر جانا ان کا معمول ہے۔

دوستوں کے ساتھ وضعداری، چھوٹوں کیساتھ رواداری کا یہ عالم ہے کہ چودھری صاحب اب بھی جب پاکستان تشریف لاتے ہیں تو اپنے پرانے دوستوں کو اور ان کے بچوں کو خاص طور پر بلواتے ہیں اور کوشش یہی کرتے ہیں کہ ان کا میزبان ان سب کو کھانے پر مدعو کرے۔ ایک سال پہلے کی بات ہے، وہ کراچی تشریف لائے۔ میرے لڑکے ایاز الدین نے کہا کہ میں بھی چودھری صاحب کو دیکھنا چاہتا ہوں، لہٰذا میں اسے اپنے ہمراہ لے گیا۔ اس ملاقات میں چودھری صاحب سے جو گفتگو ہوئی اور مختلف معاملات پر وہ جس انداز سے باتیں کرتے رہے، میرا لڑکا جو چند سال قبل ولایت سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہے، اس سے بہت متاثر ہوا اور چودھری صاحب کی غیر معمولی ذہانت پر ششدر ہو کر اس نے واپسی پر مجھ سے سوال کیا کہ ——

"چودھری صاحب کی اس قدر کامیابی اور ترقی کا راز ان کی ذہانت کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے ——!"

میں نے کہا —— ہاں! —— میں تمہیں سب سے بڑا راز بتا سکتا ہوں ——

"ماں کی دُعا"

یہ بات میں نے اس علم کی بنا پر کہی کہ چودھری صاحب کو واقعی اپنی والدۂ ماجدہ سے بے پناہ محبت تھی اور وہ ہمیشہ ایک سعادتمند بیٹے کی طرح اپنی ماں کا احترام کرتے رہے۔ انکی والدہ بھی اپنے فرمانبردار بیٹے پر جان چھڑکتی تھیں اور ہر وقت کی دعاؤں میں انہیں یاد رکھتی تھیں۔

دوسرے دن پھر چودھری صاحب سے ملاقات ہوئی تو میں نے لڑکے کا سوال اور اپنا جواب انھیں سنایا۔ چودھری صاحب نے فرمایا۔

"تم نے سچ کہا"

یہ کہہ کر وہ چند لمحوں کیلئے گہری سوچ میں پڑ گئے جیسے انہیں اپنی شفیق والدہ کی تربیت اور محبت کا زمانہ یاد آ گیا ہو اور ان کی بے پناہ شفقت سے محرومی کا احساس جاگ اٹھا ہو۔

سادگی، شرافت، صاف گوئی اور معاملہ فہمی اُن کی فطرتِ ثانیہ ہے۔ خدا نے ان کو بڑے سے بڑے منصب پر سرفراز کیا لیکن انھوں نے کبھی اپنے آپ کو خدا کے ایک حقیر اور ناچیز بندے سے زیادہ نہ سمجھا۔ تکبر اور نخوت کی آلودگی سے ان کا دامن ہمیشہ پاک رہا۔ اپنی ضروریات کو انہوں نے اس قدر محدود کر رکھا ہے کہ ہزاروں روپے کی ماہوار آمدنی ہوتے ہوئے ان کے اپنی ذات پر چند سو روپے سے زیادہ صرف نہیں ہوتے۔ باقی روپیہ ہر ماہ ضرورت مند طلباء اور مستحق غریبوں اور یتیموں کو بھیج دیتے ہیں۔ جس زمانے میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے تو ان کا معمول یہ تھا کہ علی الصبح بیدار ہو کر غسل کرتے، تو لیہ صابن تک خود لے کر جاتے، پھر نماز پڑھتے، اپنے کپڑوں پر خود استری کرتے، اسکے بعد اپنے ہاتھ کا تیار کیا ہوا ناشتہ کرتے، اپنے جوتوں پر خود ہی پالش کرتے۔ پھر سیر کے لئے دو تین میل پیدل جاتے اور مقررہ وقت پر اقوام متحدہ کے دفتر پہنچ جاتے —— کبھی ایسا نہیں ہوا کہ دفتر میں ایک منٹ کی تاخیر سے پہنچے ہوں۔

ان کی طبیعت میں اس قدر انکسار ہے کہ دنیا اپنے دل میں انہیں کسی اعزاز اور مرتبے کی شخصیت سمجھتی ہو، وہ اپنا کوئی کام اپنے ہاتھ سے کرنا عار نہیں سمجھتے۔

میری لڑکی کی شادی کے موقع پر اتفاق سے چودھری صاحب لاہور میں موجود تھے۔ مجھے ان کی موجودگی کا علم نہ تھا، لیکن جیسے ہی انہیں معلوم ہوا، میرے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا "میں نے سنا ہے کہ آج شام کو تمہاری لڑکی کی شادی ہے۔ اس تقریب میں اگر کوئی کام میرے کرنے کا ہو تو بے تکلفی کے ساتھ کہہ دو۔ میں اس کے لئے حاضر ہوں۔"

ان کی اس بزرگانہ شفقت سے میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور میرے منہ سے بے اختیار نکلا کہ "آپ نے آج والدِ مرحوم کی غیر موجودگی اور انکی شفقت سے محرومی کے احساس کو دُور کر دیا" ——

شام کو بارات کی پیشوائی کیلئے وہ میزبانوں کے ہمراہ موجود تھے جب مہمانوں کو کھانا پیش کرنے کا وقت آیا تو چودھری صاحب خود اس انتظام اور نگرانی میں گھر والوں کی طرح شریک تھے۔ ہر مہمان کے پاس جا کر خود دریافت کرتے اور دیکھتے کہ کہاں اور کس میز پر کس چیز کی ضرورت ہے؟

اکثر سوچتا ہوں، ان کی شہرت دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے۔ ان کے تعارف اور شناسائی کا دائرہ نامحدود ہے۔ سرکاری فرائض اور ذمے داریوں کے سلسلے میں انکی مصروفیات اپنی جگہ ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود انہوں نے تعلقات و مراسم کے لئے سالہا سال پہلے جو وضع اختیار کی تھی، وہ اپنی جگہ قائم ہے۔

انہیں دنیا کے کسی ملک سے جب بھی پاکستان آنے کا موقع ملتا ہے، مجھے اسی طرح یاد فرماتے ہیں۔ ان کی ہر ملاقات ایک درس ہوتا ہے۔ باتوں باتوں میں قرآن و حدیث کے حوالے بھی اکثر دیتے جاتے ہیں۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں ان کا مطالعہ بے حد وسیع ہے۔

ان کے بہت سے لطائف مجھے یاد ہیں، مگر وہ انگریزی زبان میں ہیں۔ احتمال ہے کہ اردو میں منتقل کرنے سے ان کا لطف جاتا رہے گا۔ اس لئے کہ ہر زبان کا خاص مزاج اور خاص انداز ہوتا ہے۔

نون۔ سین

ہالینڈ

ملک اور احمدیہ جماعت

نیدر لینڈ جسے ہالینڈ بھی کہتے ہیں، میں تحریک جدید کے ماتحت آج سے ۴۵-۴۰ سال قبل احمدیہ مشن کھولا گیا تھا۔ وہاں آجکل مکرم مولانا عبدالحکیم صاحب اکمل جماعت کے انچارج ہیں۔ جماعت میں کچھ مقامی افراد ہیں اور کچھ وہ دوست جو سرینام سے تشریف لا کر یہاں رہائش پذیر ہیں۔ آج سے کافی عرصہ پہلے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب وہاں کے مربی انچارج تھے۔ انہی کے وقت میں وہاں کی بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔ مربی کی رہائش گاہ کی بھی تکمیل ہوئی اور قرآن مجید کا وہاں کی مقامی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

اس ملک کی احمدیہ جماعت کو ایک لمبے عرصے تک یہ فخر بھی رہا کہ دوسرے مشنوں کی کتب کی طباعت کا یہاں انتظام کیا جاتا رہا تھا کہ جماعت احمدیہ نے جو قرآن کریم کا پورے متن کے ساتھ پہلا ترجمہ شائع کیا اس کی طباعت بھی وہیں ہوئی۔ نائجیریا کے لئے بھی بعض کتابیں یہاں سے طبع کروائی گئیں۔

جہاں تک سیاسی یا ملکی حالت کا تعلق ہے یہاں ملکہ بیٹرکس کا راج ہے۔ وہ اگرچہ ملکہ ہے لیکن ملکی معاملات میں دخل دینے کا حق نہیں رکھتی۔ یعنی یہ بادشاہت ۔ (CONSTITUTIONAL) کنسٹی ٹیوشنل بادشاہت ہے۔ تمام معاملات ایک طے شدہ کنسٹی ٹیوشن کے مطابق انجام پذیر ہوتے ہیں۔ یہ تو بہرحال ہے ہی کہ ہر بات کی اجازت ملکہ سے لی جاتی ہے لیکن وہ اس طرح کہ اجازت لینے کا یہ عمل محض اطلاعاتی ہے۔ وہ عام طور پر کسی بات کو رد نہیں کر سکتیں یہ ایک نہایت چھوٹا سا ملک ہے لیکن بہت گنجان آباد اور بہت ترقی یافتہ۔ اس ملک کا قومی دن یکم اپریل کو منایا جاتا ہے۔ اس ملک کے زیادہ تر افراد۔ جہاز رانی، سیاحت تجارت اور تجارت کے لئے ملک میں تجارتی مال کو پھیلانے سے اپنی روزی حاصل کرتے ہیں۔

اس کا کل رقبہ ۴۱۵۴۸ مربع کلومیٹر ہے۔ اور افراد کی تعداد ایک کروڑ چالیس لاکھ اور ۵ر۵ ملین لوگ کام پر لگے ہوئے ہیں جن میں سے ۶۷٪ تو دفتری ملازمتیں کرتے ہیں ۲۸٪ صنعت و حرفت میں ہیں اور ۵٪ زراعت کے کام میں مشغول ہیں اور زراعت والے دہی گیری کا کام بھی کرتے ہیں۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس ملک میں صنعت و حرفت کو دوسری جنگِ عظیم کے بعد ترقی نصیب ہوئی۔ یہ بات دوسرے ممالک میں عام آدمیوں کے لئے سمجھنی بہت مشکل ہے کہ نصف سے زیادہ آبادی سمندری سطح سے نیچے رہتی ہے اور ان کی رہائش کو مستحکم بنانے کے لئے وہاں پر ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ اگر پانی اندر آ جائے یا آنے کا امکان ہو تو اسے پمپ کر کے نکال دیا جائے جیسا کہ پتہ لگا گیا ہے کہ اس ملک میں کنسٹی ٹیوشنل بادشاہت ہے اور ان کی اپنی پارلیمنٹ موجود ہے حکومت کے دفاتر ہیگ میں ہیں لیکن اس کا دارالخلافہ ایمسٹرڈیم ہے۔ ہر چار سال کے بعد الیکشن ہوتے ہیں۔ ان کی زبان "ڈچ" کا ماخذ جرمن زبان ہے اور سارے ملک میں یہی بولی جاتی ہے۔ اگرچہ فریس لینڈ کے صوبے میں فریزین زبان (یہ بھی جرمن زبان کی ایک شاخ ہے) بولی جاتی ہے۔ اس ملک میں موجودہ نظام حکومت اسوقت رائج ہوا جب ۱۹۳۹ء میں بلجیم کو آزادی ملی۔ آخری مرد حکمران ۱۸۹۰ء میں فوت ہوا اس کا نام کنگ ولیم تھرڈ تھا۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۹۶۲ء تک زندہ رہنے والی ملکہ کوئین ول ہلمینا تھی۔ اس کی والدہ کوئین ایما ۱۹۹۸ء تک اس کی سرپرست رہی۔ پہلی جنگِ عظیم میں ہالینڈ نے متحارب گروپوں میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ اگرچہ یہ بات ان دنوں خاصی مشکل تھی لیکن انتہائی کوشش کے ساتھ یہ لوگ اپنے اس کردار کو جنگ عظیم ثانی تک قائم رکھتے رہے۔ ۱۹۴۰ء میں جرمن فوجوں نے ہالینڈ پر حملہ کیا اور ۵ سال تک اس پر حکومت کی۔ ملکہ وِل ہلمینا نے ۱۹۴۰ء میں ہالینڈ کو چھوڑ دیا اور انگلستان میں رہائش اختیار کرلی۔ ۱۹۴۸ء میں پچاس سالہ دورِ حکومت کے بعد اپنی بیٹی جولیانا کے حق میں تخت سے دست بردار ہوگئیں۔ ملکہ جولیانا نے ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء کو تخت اپنی بڑی بیٹی بیوٹریکس کے حوالے کردیا۔

۱۹۴۵ء تک ہالینڈ کے پاس بہت سی نوآبادیات تھیں لیکن اس کے بعد نہایت سرعت کے ساتھ یہ نوآبادیاں آزاد ہونا شروع ہوگئیں۔ انڈونیشیا نے بھی ہالینڈ کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تعلقات منقطع کرلئے۔ سرینام ۲۵ نومبر ۱۹۷۵ء کو آزاد ہوگیا۔ جنوری ۱۹۸۶ء تک اروبا اپنے ایک علیحدہ تشخص کے ساتھ سلطنت میں شامل رہا۔

ہالینڈ کے باشندوں کی ۴۰ فیصد آبادی ۲۵ سال سے کم عمر لوگوں کی ہے اور اس لئے حکومت خاص طور پر اس بات کی طرف توجہ دیتی ہے کہ وہ نوجوانوں کو آگے بڑھنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرے۔ کہا جاتا ہے کہ اس پالیسی کے ماتحت نوجوانوں میں اب خاصی خود اعتمادی پیدا ہوچکی ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ آزاد ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔

جہاں تک ہالینڈ کی عورتوں کا تعلق ہے۔ متعدد تنظیموں نے مساوی حقوق کے لئے گزشتہ ۸۰ سال میں خاصا کام کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عورتوں کے حقوق کی تحریک موجودہ صدی کے آغاز ہی میں شروع ہوگئی تھی۔ تحریک چلائی تو امراء آزاد دانش وروں نے تھی۔ لیکن بعد میں عوام الناس کا طبقہ بھی ان کے ساتھ شامل ہوگیا۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ اگر وہ نوکریاں نہ کریں تو اپنے گھر کے کام بہتر طریق پر کرسکتی ہیں۔ ۱۹۱۹ء میں اس تحریک کے نتیجے میں عورتوں کو ووٹ کا حق مل گیا۔ یہ وہ دن تھے جب ساری دنیا میں یہ تحریک زوروں پر تھی۔ اس کے بعد ۱۹۶۰ء کے دہائیے میں ایک دفعہ پھر اس تحریک نے زور پکڑا اور اس دفعہ انہوں نے مردوں کے ساتھ مکمل برابری کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنی تحریک کو آگے چلایا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہالینڈ میں اب بھی ایسی عورتیں نسبتاً کم ہیں جو ملازمت کرتی ہوں۔ اگرچہ حکومت نے ان کی یہ بات مان لی ہے کہ ملازمت کے سلسلے میں عورت اور مرد کا کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ ۱۹۷۵ء میں اقوام متحدہ نے عورتوں کے حقوق کے مطالبے کی دس سالہ مہم شروع کی تھی اس کے دو سال بعد ہالینڈ کی حکومت نے برابری کے حقوق کا قانون منظور کرلیا۔ اگرچہ حکومت نے ۱۹۸۵ء میں عورتوں کے حقوق کو ان کے بنیادی اور ناقابل تنسیخ حقوق میں شامل کردیا تھا۔ لیکن عام طور پر یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ معاشرے نے اس بات کو پوری طرح سے قبول نہیں کیا۔

جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بٹاویین ری پبلک (جو فرانسیسی انقلاب کے بعد معرض وجود میں آئی) کے تعلیمی سسٹم سے مطابقت رکھتا ہے۔ ملکی قانون کے مطابق ۱۷۸۹ء میں تعلیم کو مرکزی حیثیت دی گئی۔ البتہ اس کے لئے سب سے پہلا قانونی مسودہ جو منظور کیا گیا وہ ۱۸۰۱ء میں پیش کیا گیا تھا۔ ۱۸۴۸ء میں جبکہ وہاں بادشاہت کو ۳۵ برس ہوچکے تھے۔ ایک ملکی کنسٹی ٹیوشن تیار کی گئی جس میں تعلیم کی آزادی ایک نمایاں شق تھی۔ تعلیم کو جن حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:۔

ابتدائی تعلیم:۔ کے سکول۔ خصوصی تعلیم کے سکول۔ ثانوی تعلیم کے سکول اعلیٰ تعلیم کے حصول کے ادارے اور بین الاقوامی معیار کی تعلیم کے حصول کے ادارے۔

جہاں تک ثانوی سکولوں کا تعلق ہے۔ ان کو پھر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ عمومی تعلیم کے سکول۔ یونیورسٹی میں داخلے کی قابلیت پیدا کرنے کے سکول اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کے سکول۔

ہالینڈ کا سکہ گلڈر کہلاتا ہے اور یہ پانچ سنٹ، ۱۰ سنٹ اور ۲۵ سنٹ ایک گلڈر اور ڈھائی گلڈر کی صورت میں ملتا ہے ایک گلڈر میں ۱۰۰ سنٹ ہوتے ہیں۔ سنا ہے کہ اب تجویز یہ ہے کہ پانچ گلڈر کا سکہ بھی شروع کیا جائے جس کا رنگ سنہری ہوگا۔ جو کسی قدر موٹا ہوگا۔ لیکن موجودہ ڈھائی گلڈر کے سائز سے کسی قدر چھوٹا ہوگا۔

اس ملک میں ہمارے مربی مختلف طریقوں سے دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان طریقوں میں سے ایک نہایت اہم طریق یہ ہے کہ وہ سکولوں اور کالجوں میں اپنے عقائد اور جماعت کی کارکردگی سے متعلق تقاریر کرتے ہیں اور سٹاف کے ممبروں اور طلباء کو تقریر کے بعد سوال و جواب کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ لٹریچر بھی تقسیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ یورپ میں عام رواج ہے سکولوں کے طلباء اپنے ایک دو اساتذہ کو ساتھ لے کر مربی سے ملاقات کرنے اور بیت الذکر دیکھنے کیلئے بھی آتے ہیں۔ اس موقعہ سے بھی فائدہ اٹھا کر ان کے سوالوں کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

آپ کا خط ملا

● ۔ ربوہ سے امۃ الاعلیٰ نصرت صاحبہ بنت عبدالحکیم صاحب ابڑو لکھتی ہیں کہ ہمارے گھر روزانہ اخبار الفضل آتا ہے۔ صبح ہوتی ہے تو سارا خیال دروازے پر ہوتا ہے۔ کہ ابھی آئے گا اخبار اور میں پڑھوں گی۔ پہلے کبھی صبح آتا تھا کبھی شام کو ایک وقت مقرر نہیں تھا۔ اس لئے بہت زیادہ انتظار کرنا پڑتا تھا۔ اب وہ بات نہیں ہے میں صبح بڑی دلچسپی کے ساتھ اخبار پڑھتی ہوں اور رات کے وقت اپنے چھوٹے بھائیوں کو اور اپنی امی کو پڑھ کر سناتی ہوں۔

انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ کس کس طرح ان تمام باتوں پر جو اخبار میں درج ہوتی ہیں عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مزید لکھا ہے کہ میں حیران ہوتی ہوں کہ آپ اتنی جلدی کس طرح پوری نظم لکھ لیتے ہیں ہم سے تو ایک شعر بھی نہیں لکھا جاتا۔

بات یہ ہے کہ یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے شعر لکھنے کی اہلیت ہو اس میں خاصی مشق ہو تو اسی طرح نظم کہہ لینا جس طرح ہم کہہ لیتے ہیں کوئی مشکل بات نہیں۔

● ۔ ماسٹر رحمت علی صاحب ظفر کریم نگر چالی ضلع تھرپارکر نے الفضل کے مختصر مگر جامع مضامین کی تعریف کی ہے خصوصاً صحت سے متعلق مضامین جو مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے تحریر فرمائے تھے۔ ان کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ یہ نہایت قابل قدر ہیں۔ میں نے تو ان کے بعض جملے اور مختصر ہدایات اپنی نوٹ بک میں لکھ لی ہیں۔ یہ کئی دوستوں، عزیزوں اور بزرگوں کو سناتا اور سمجھاتا ہوں۔ ٹیوشن پر جو مضامین شائع ہو رہے ہیں ان کا بھی آپ نے بہت اچھی طرح ذکر کیا ہے۔ خاص طور پر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کے مضمون کا۔

● ۔ ممتاز بیگم صاحبہ بیگم کرنل ڈاکٹر محمد زمان صاحب نے اپنے بیٹے خالد نصیر الدین احمد کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ یہ درخواست دعا الگ بھی شائع کی جارہی ہے۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ الفضل اخبار کے متعلق وہ عنقریب اپنے خیالات کا اظہار کریں گی۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ہم الفضل کے ذریعہ جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ ہم ان کے مضمون کے منتظر رہیں گے۔

● ۔ مظفر احمد صاحب درانی نے محترم مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف کی اس خوبی کا خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ جب وہ یعنی درانی صاحب ہسپتال میں تھے اور بیمار ہونے کے باوجود ہسپتال کا کارڈ نہیں بنوا سکتے تھے تو مولانا صاحب جو ان دنوں ناظر امور عامہ تھے نے ان کی درخواست پر ایڈمنسٹریٹر صاحب فضل عمر ہسپتال کو معائنہ اور علاج کی ہدایت فرمائی اور جب درانی صاحب ہسپتال گئے تو انہیں پتہ چلا کہ فون پر بھی اس بات کی اطلاع کر دی گئی تھی۔ چنانچہ ہسپتال کا عملہ درانی صاحب کو تلاش کر رہا تھا کہ ان کا فوری طور پر معائنہ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اس دنیا میں آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ اور اس نے اچھا یا برا جو اس دنیا میں کیا ہو اس کی یاد باقی رہ جاتی ہے۔ اچھی باتیں کی ہوں تو کتنا اچھا ہے کہ اس کی اچھی ہی باتیں یاد کی جائیں۔

● ۔ ناروے سے مسعود صاحب شاہدہ کا ہمیں الفضل کے بارے میں خط موصول ہوا ہے۔ انہوں نے الفضل کے جاری ہونے پر بہت خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ اخبار تو ہماری نسلوں کی آبیاری کرنے والا چشمہ ہے۔ اور دعا کی ہے کہ خدا کرے یہ اخبار قیامت تک ہماری نسلوں کی آبیاری کرتا رہے نہایت عقیدت کے ساتھ انہوں نے اپنے خط کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کیا ہے۔

"امید ہے کہ تو ان عقیدت کے پھولوں کو اپنے ہاتھوں سے اپنے سینے پر سجائے گا۔ اور وہ وجود جو تیری خوشبو سے لطف اندوز نہیں ہوئے اس سے فیض یاب ہوں گے۔ اور تیری نہ ختم ہونے والی خوشبو سے اپنی نسلوں کو معطر کرتے رہیں گے۔ انہوں نے الفضل کو یعنی تمام قارئین الفضل کو احمدیت کی دوسری صدی کی مبارک باد بھی دی ہے۔

متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔
——— کشتی نوح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

حضرت مولانا ظفر محمد صاحب ظفر

سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

مکرم عبدالمجیب صاحب مربی سلسلہ

اگرچہ مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کی وفات پر تقریباً تین سال گذر چکے ہیں لیکن آپکے ساتھ گذارے ہوئے چند لمحات آپکی صورت کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے۔ آپکو ایک لمبا عرصہ تک پروفیسر جامعہ احمدیہ کے طور پر خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ آپکو قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ..... کا ہم مکتب اور جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران ہم جماعت اور سیٹ فیلو ہونے کا شرف حاصل ہے۔

بچپن سے دعا کی طرف رجحان

بچپن سے آپکو چھوٹے چھوٹے امور کے متعلق دعا کرنے کی عادت تھی۔ آپ نے ایک دفعہ مجھ سے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ آپ اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب دونوں کی خواہش ہوتی تھی کہ عربی کی کلاس میں عربی کے سبق کی ریڈنگ وہ کریں۔ آپ دونوں حضرات عربی کی کتاب مجموعہ نظم و نثر پڑھ رہے تھے۔ مجموعہ نظم و نثر کی یہ نظم ے شقوت الی وکیع سوءِ حفظی (میں نے اپنے استاد وکیع کے پاس اپنے حافظہ کے کمزور ہونے کی شکایت کی) پڑھی جانی تھی۔ حضور کی خواہش تھی کہ اس نظم کی ریڈنگ آپ کریں لیکن اس دن استاد صاحب نے نظم کی ریڈنگ کرنے کیلئے مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کو کہہ دیا بعد میں حضور کے ساتھ اس واقعہ کا تذکرہ ہوا تو حضور نے فرمایا ضرور آپ نے اس نظم کے پڑھنے کے لئے دعا کی ہوگی۔ مولوی صاحب نے اثبات میں جواب دیا۔

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب بچپن سے ہی چھوٹے چھوٹے امور کیلئے دعا کرنے کو ضروری سمجھتے تھے اور خدا تعالیٰ سے اپنے مطالب کا حل چاہتے تھے۔

آپکی پیدائش ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ آپ بلوچوں کے قبیلہ نکانی سے تعلق رکھتے تھے۔ چونکہ آپکے علاقے کا نام آپ کے جد امجد خان مندر خان کے نام کی مناسبت سے مندرانی تھا۔ اس لئے اکثر لوگ آپکو مندرانی قبیلے کے حوالے سے ہی جانتے اور پہچانتے ہیں۔

۱۹۲۹ء میں جبکہ آپکی کلاس مولوی فاضل کا امتحان دے رہی تھی آپ شدید بیمار ہوگئے۔ آپ کے اساتذہ نے آپکو مشورہ دیا کہ آپ اس سال مولوی فاضل کا امتحان نہ دیں لیکن آپ نے کہا کہ آپ مجھے اجازت دے دیں میں انشاء اللہ فیل نہیں ہونگا۔ چنانچہ آپ مولوی فاضل میں اچھی پوزیشن لیکر کامیاب ہوگئے۔

اسی زمانہ کا آپ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ "متنبی" جو کہ عربی لٹریچر کی ایک مشکل کتاب سمجھی جاتی ہے اور ایک ضخیم کتاب ہے اور اس وقت یہ ساری کی ساری کتاب مولوی فاضل کے سلیبس میں تھی آپ نے یہ ساری کتاب صرف دس دن میں بغیر استاد کی مدد کے پڑھ لی۔

آپ رسالہ "جامعہ احمدیہ" کے ایڈیٹر بھی رہے۔ جامعہ احمدیہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپکی شادی ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔

متفرق واقعات

مولوی صاحب جامعہ کی زندگی کا ایک وسیع تجربہ رکھتے تھے کیونکہ آپ نے تقریباً ساری عمر جامعہ احمدیہ سے وابستہ ہونے کی حالت میں گذاری۔ مجھے جب بھی جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران کوئی مشکل پیش آتی تو اس سلسلہ میں خاکسار مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپکے تجربات اور گفتگو سے مشکل آسانی میں بدل جاتی۔

مولوی صاحب کو چونکہ عربی لٹریچر پر پورا عبور حاصل تھا۔ اس لئے ہم امتحان سے چند روز قبل عربی کی کتابیں مولوی صاحب سے ایک دو روز میں ختم کر لیتے۔

مولوی صاحب کا حافظہ

مولوی صاحب کے بڑھاپے میں بھی حافظہ کمال درجے کا تھا۔ عربی اشعار میں سے کسی بھی شعر کے پہلے ایک دو لفظ پڑھیں تو مولوی صاحب اس شعر کو پورا سنانے کے علاوہ دو تین شعر بعد والے بھی پڑھ دیتے تھے۔ چنانچہ جب ہمارے درجہ ثانیہ کے امتحان شروع ہو چکے تھے۔ اگلے روز عربی ادب کا پرچہ تھا میں اور افتخار احمد چیمہ صاحب مولوی صاحب کے پاس حاضر ہوئے اور انہیں بتایا کہ کل ہمارا عربی کا پرچہ ہے۔ چنانچہ ہم تینوں احمد نگر کی بیت الذکر میں بیٹھ گئے۔ افتخار احمد چیمہ اشعار پڑھتے جاتے اور مولوی صاحب اس کا ترجمہ کرتے جاتے۔ اس طرح ہم نے باتوں باتوں میں مجموعہ نظم و نثر ختم کر لیا اور اگلے روز شاندار پرچہ حل کیا۔ جب جامعہ میں مقاماتِ حریری ہماری کلاس کو پڑھائی جاتی تھی تو ہم دونوں دوست مقاماتِ حریری کے ساتھ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ہم میں سے ایک کتاب کی ریڈنگ کرتا جاتا تھا اور مولوی صاحب اس کا ترجمہ بولتے جاتے تھے اور دوسرا آدمی اسکو تحریر کرتا تھا۔ اس طرح ایک ہی دن میں ہم نے کئی مقامے پڑھ ڈالے۔

شعر و شاعری

آپ اردو، عربی اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ تینوں زبانوں میں آپکے کلام کے مجموعے موجود ہیں۔ آپکے اردو کلام کا مجموعہ (کلام ظفر) "گلدستہ" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ آپکو تینوں زبانوں میں مختلف شعراء کے ہزارہا اشعار ازبر یاد تھے۔ تینوں زبانوں میں آپ کا کلام بڑا سلیس سادہ اور شستہ ہے۔ آپ کا عربی کلام کا مجموعہ پڑھنے سے انسان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ آپ نے قومی اور جماعتی نغمے بھی لکھے۔ اور مختلف تقاریب کے حوالہ سے شعر بھی کہے۔

آپکی ایک تصنیف "معجزات القرآن" ہے۔ اس کتاب میں آپ نے "علم الاعداد" یعنی حروف کی قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم سے بہت ہی لطیف استدلال فرمائے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کی دیگر خوبیوں کے علاوہ ایک نمایاں خوبی مہمان نوازی تھی۔ آپکے ہاں جو بھی ملنے آتا۔ اگر کھانے کا وقت ہوتا تو کھانا کھلاتے اور اگر کھانے کا وقت نہ ہوتا تو چائے شربت وغیرہ کے لئے اصرار فرماتے۔ آپکی طبیعت کا عام رجحان مزاح کی طرف تھا۔ آپ ہر شخص سے اسکی استعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے گفتگو فرماتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپکے پاس بیٹھنے والا خواہ کسی بھی عمر یا طبقہ کا فرد ہوتا کبھی بور یا بیمار محسوس نہیں کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور اعلیٰ درجات سے نوازے۔

اطفال توجہ فرمائیں

کیا آپ نے اپنا چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے؟

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کی یہ خواہش تھی کہ اطفال وقفِ جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں۔ کیا آپ نے اپنا چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو عید پر ملنے والی عیدی میں سے چندہ وقفِ جدید ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ آپکو مالی قربانی میں اپنی وسعت کے مطابق بڑوں سے آگے نکل جانے کی توفیق دے۔

(سیکرٹری وقفِ جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت اکاؤنٹنٹ

ایک ممتاز صنعتی ادارہ کیلئے تجربہ کار محنتی اور دیانتدار اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کا بی کام پاس ہونا ضروری ہے معقول تنخواہ اور دیگر مراعات۔

درخواستیں مکمل کوائف اور سندات کی نقول۔ امیر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

درخواست ۱۵ دن تک

حمید احمد کلیم پوسٹ بکس نمبر ۲۵ ربوہ

پوسٹل کوڈ نمبر: ۳۵۴۱۰

کیا آپ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز ادا کیا کریں۔ نماز کے بعد بڑے وقار کے ساتھ بیت سے باہر نکلیں اور جو کچھ خطبہ میں سنا ہو وہ اُن دوستوں کو بتائیں جنہوں نے نہ سنا ہو۔ اس طرح وہ نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کا باعث بنیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۶۹۵۰:- میں محمد رمضان ولد میاں مولا بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۶۱ سال ۸ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۲۰ سلطان پورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۴۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد رمضان ولد میاں مولا بخش صاحب۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال سلطانپورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد یوسف پسر موصی۔

مسل نمبر ۲۶۹۵۱:- میں فضیلت بیگم زوجہ محمد رمضان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جناح پارک سلطانپورہ روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۹-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر وصول شدہ ایک ہزار روپے (۲) زیورات طلائی دو تولہ تین ماشہ جھورتی مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ فضیلت بیگم مکان ۵/۲۰ گلی ۲۰ جناح پارک سلطانپورہ روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد رمضان خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۶۹۵۰۔ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد سیکرٹری مال حلقہ سلطانپورہ لاہور

مسل نمبر ۲۶۹۵۲:- میں جمیلہ بیگم بیوہ حفیظ الرحمٰن قوم سنوری پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۱-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱¼ تولہ طلائی کانٹے مالیتی ۲۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ جمیلہ بیگم بیوہ حفیظ الرحمٰن سنوری محلہ بھگتانوالہ محمود ڈسپنسری علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نثار احمد خان مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۹۹۵۹۔ گواہ شد نمبر ۲ حفیظ احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد۔

مسل نمبر ۲۶۹۵۳:- میں نسیم اختر زوجہ منیر احمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱ دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷-۹-۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار پانچ سو روپے (۲) طلائی انگوٹھی وزنی ۴ ماشہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت خوراک پوشاک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ فضل النساء زوجہ چوہدری محمد یحییٰ صاحب محلہ شریف پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد ابراہیم ولد پیراں دتہ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد افضل ولد محمد اکرم محلہ شریف پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۶۹۵۶:- میں محمد اکرم خان ولد زرداد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰-A/۱۸ دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے ۱۱۴۴/- روپے ماہوار بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اکرم خان ولد زرداد خان مکان ۱۰-A/۱۸ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد وصیت نمبر ۲۲۲۲۶

مسل نمبر ۲۶۹۵۷:- میں خالدہ پروین زوجہ مولانا فضل احمد شاہد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۵۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۳۶۰۰/- روپے بذمہ خاوند (۲) زیورات طلائی ۲۴ گرام ۵۰۰ ملی گرام مالیتی ۶۲۷۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ خالدہ پروین زوجہ مولانا فضل احمد شاہد کوارٹر ۵۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ فضل احمد شاہد وصیت نمبر ۲۲۷۰۵ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت اصلاح وارشاد

تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اسکی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں

"یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے (ایمان لانے والوں) کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے۔ تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اس کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں کو اور آنکھوں کو اور کانوں کو پاک کرکے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۲، ۲۳)

قرآن کریم ۔ ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ سیکھیں

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کا ارشادِ مبارک۔ تمام انصار بھائیوں کی توجہ کے لئے :۔

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں۔" (الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کو قرآن کریم کی طرف سے عائد ہونے والی ان بنیادی ذمہ داریوں سے بخوبی عہدہ براہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس ضمن میں انصار اپنی انفرادی اور اجتماعی مساعی سے مرکز کو آگاہ کرتے رہیں۔

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ

اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔

نزول المسیح

اعلیٰ اور معیاری صابن

پری سوپ

تیار کردہ

کریم سوپ فیکٹری ستیانہ روڈ۔ فیصل آباد

خبریں

★ صحت، تعلیم اور سماجی فلاح و بہبود کے وزیر نے کہا ہے کہ فن لینڈ کی مدد سے جون کے آخر تک لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور اسلام آباد میں "ایڈز" کے تحقیقاتی مراکز قائم کر دیئے جائیں گے۔ فن لینڈ کی حکومت اس سلسلہ میں پاکستان کو سوا دو لاکھ ڈالر کی امداد دینے پر بھی راضی ہو گئی ہے۔

★ حکومت عنقریب ضروری قانون سازی کرکے ہیروئن کے نامی گرامی سمگلروں کو گرفتار کرکے ان پر مقدمات چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نئی قانون سازی بعض فنی استقام کو دور کرنے کیلئے کی جائے گی۔

★ بنگلہ دیش میں جہاں خشک سالی اور پھر طوفان نے تباہی مچائی ہے مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ بی بی سی کے مطابق کم از کم ۱۶ ہزار افراد جانور لیوا وبائی امراض میں مبتلا ہیں اور بروقت ابتدائی طبی امداد نہ ملنے کی صورت میں یہ لوگ بظاہر چند دن کے مہمان معلوم ہوتے ہیں۔

★ چین کے جنوبی سمندر میں ملائشیا کے ساحل کے قریب بحری قزاقوں نے ویت نامی پناہ گزینوں کی ایک کشتی پر حملہ کر دیا۔ مردوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ خواتین کی آبروریزی کی گئی۔ بعد ازاں کشتی کو آگ لگا کر ۱۳۰ افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ صرف ایک شخص کے زندہ بچ جانے سے اس افسوس ناک واقعہ کا علم ہوا جس کو ایک دوسری کشتی نے بچا لیا تھا۔

★ فیروز آباد، کراچی کے علاقہ کی ایک مسجد میں اعتکاف پر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے دوسرے معتکف کو پستول سے فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا۔ ملزم نے پولیس کو بتایا کہ دوران نماز اسے یہ کشف ہوا تھا کہ وہ مقتول یعقوب کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ چنانچہ اس نے اس کشف پر عمل کر دیا۔

★ پاکستان ٹیلی ویژن کے ذرائع کے مطابق ٹیلی ویژن اگلے ماہ سے اپنی روزانہ نشریات میں دو تین گھنٹے تک کا اضافہ کرے گا۔ ان نشریات میں مزید معلوماتی اور دلچسپ پروگرام پیش کئے جائیں گے۔

★ وفاقی حکومت نے مختلف سرکاری محکموں میں موجود قادیانی (احمدی) ملازمین کے بارے میں کوائف اور اعداد و شمار معلوم کرنے کیلئے تمام سرکاری ملازمین سے ایک حلف نامہ طلب کیا ہے۔ جس کا مقصد سرکاری ملازمین کے کوٹہ میں قادیانیوں (احمدیوں) کے حصہ کا جائزہ لینا ہے۔

★ برطانیہ کے ایک طبی جریدے میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق مانع حمل گولیوں کے لگاتار استعمال سے عورتوں کے چھاتی کے کینسر کا شکار ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

★ روزنامہ جنگ کے چیف ایڈیٹر میر خلیل الرحمان نے گذشتہ دنوں کراچی میں جشن نزول قرآن کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرآن مجید صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ پورے بنی نوع انسان کے لئے منبع رشد و ہدایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے کہ وہ وارث قرآن ہیں لیکن بدقسمتی ہے کہ وہ تعلیمات قرآن پر عمل نہ کرکے مصائب کا شکار ہو رہے ہیں۔

★ امریکی صدر جارج بش آئندہ جولائی میں پولینڈ اور ہنگری کا دورہ کریں گے۔ اسطرح ان ممالک کے عوام کے لئے انہیں اپنی حمایت کا اظہار کرنے کا موقع ملیگا۔ امریکہ پولینڈ کے لئے اقتصادی امداد فراہم کرنے پر آمادگی کا اظہار چند ہفتے قبل کر چکا ہے۔

ASTHMA COURSE دمہ کورس مکمل 60/- مختصر 15/-

INTERNATIONAL NAME		اردو نام	مکمل	مختصر
Diabetes	Course	ذیابیطس (شوگر) کورس	80/-	15/-
Piles	Course	بواسیر کورس	40/-	15/-
Dwarfishness	C	چھوٹا قد کورس	100/-	15/-
Eyesight	Course	کمزوری نظر کورس	75/-	15/-
Myopia	Course	کمزوری نظر دور کورس	75/-	15/-
Kidney Stone	Course	پتھری گردہ کورس	150/-	
Body Building	Course	باڈی بلڈنگ کورس	45/-	
Obesity	Course	موٹاپا کورس	60/-	15/-
Leucoderma	Course	چتلبہری کورس	100/-	15/-
Urination	Course	کثرت پیشاب کورس	40/-	15/-
T.B.	Course	ٹی بی کورس	50/-	
Hypertension	C	ہائی بلڈ پریشر کورس	100/-	15/-

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں۔ سٹاکسٹس

لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال فون ۸۱۴۰۳۱/۲۲۸۱۹۰۱

لاہور: کیورٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس اچھرہ موڑ

لاہور: شیراز میڈیکل اینڈ ہومیو پیتھک سٹور الخور مارکیٹ مکلن روڈ

لاہور: افضل میڈیکل سٹور۔ چوک بیگم خانہ۔ ملتان روڈ

لاہور: خان برادرز میڈیکل سٹور نزد نہر چوک۔ مغل پورہ

لاہور: شبیر میڈیکل سٹور۔ ٹھوکر نیاز بیگ۔ ملتان روڈ

لاہور: ابن سینا میڈیسنز ۲۷۔ نسبت مارکیٹ گلبرگ

فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار، فیصل آباد: جنرل ہومیو پیتھک سٹور۔ جنیوٹ بازار

ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار

گوجرانوالہ: کیورٹیو میڈیسن سروسز کلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ

سرگودھا: عابد ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک فیصل بازار

کیورٹیو میڈیسن ربوہ فون 771/655